مدرسین رفقاء

کے لئے

تذکیر

☆

شائع کردہ

شعبہ دعوت وتربیت

تنظیم اسلامی

مرکزی دفتر: A-67 علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
فون: 36366638, 36293939 فیکس 36271241
www.tanzeem.org

تنظیم اسلامی دین کے ہمہ گیر اور جامع تصور کو قرآن و حدیث کی راہنمائی میں معاشرے کے سامنے عام کر رہی ہے اور پیش نظر یہ ہے کہ ہر فرد بحیثیت مسلمان اپنی ذات کی اصلاح کرے اور پھر اپنے اہل وعیال، کنبہ، برادری ملک اور بعد ازاں پوری دنیا کو اللہ کے رنگ میں رنگ دے۔ صالح افراد پر مبنی ایک منظّم جماعت وجود میں آئے جو نبیؐ کے عطا کردہ طریقے پر اللہ کی حاکمیت کو قائم و نافذ کرنے کے لئے اپنی استطاعت کی حدوں تک محنت وجدوجہد کرے۔ معاشرے کی تاریکیوں کو مٹانے کے لئے منبع ایمان و سرچشمہ یقین یعنی قرآن حکیم کی روشنی کو زیادہ سے زیادہ افراد تک پہنچانے کی کوشش کرے۔

الحمدللہ تنظیم اسلامی کے ساتھ ایسے رفقاء وابستہ ہیں جنہوں نے اپنی بہترین صلاحیتوں اور اوقات کو درس و تدریس اور غلبہ دین حق کے لئے وقف کیا ہوا ہے۔ ان رفقاء کے جذبہ کو مزید اجاگر کرنے اور نئے ساتھیوں میں شوق ولولہ کو ابھارنے اور اُن نکات کی طرف متوجہ کرنے کے لئے جن سے بچنے کی اشد ضرورت ہے چند احادیث پیش کی جارہی ہیں۔

عَنْ اَبِیْ دَرْدَاءَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْ لُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ سَلَكَ طَرِیْقٌ یَطْلُبُ فِیْہِ عِلْماً سَلَكَ اللّٰہُ بِہٖ طَرِیْقٌ مِّنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَالْمَلٰئِکَةُ طَوَّوْا اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَاِنَّ لُعَالِمَ یَسْتَغْفِرُوْنَ لَہٗ مَنْ فِیْ السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِیْ الْاَرْضِ حَتَّی الْحِیْتَانَ فِیْ الْمَاءِ وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَقَمَرِ لَیْلَةِ الْبَدْرِ عَلٰی سَائِرِا لْکَوَاکِبِ وَاِنَّ الْعُلَمَا ءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ وَاِنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یُوَرِّثُوْدِرْهَماً وَلَا دِیْنَارًا اِنَّمَا وَرِّثُوْ عِلْماً فَمَنْ اَخَذَہٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ۔

(ابو داؤد، ترمذی، احمد)

حضرت ابودردأ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص علم حاصل کرنے کا راستہ اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستے پر ڈال دیتے ہیں اور فرشتے طالب علم کے قدموں تلے اپنے پر بچھاتے ہیں اور عالم کے لئے استغفار کرتی ہے۔ ہر مخلوق جو آسمانوں اور زمین میں ہے یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں بھی اور عالم شخص کی عابد پر فضیلت ایسے ہے جیسے ماہ کامل کو ستاروں پر اور علماء ہی انبیاء کے وارث ہوتے ہیں اور انبیاء وراثت میں درہم و دینار چھوڑ کر نہیں جاتے بلکہ علم ہی وراثت میں چھوڑ کر جاتے ہیں اور جو ان کی وراثت علم کو حاصل کرتا ہے وہ (خیر کا) بہت بڑا حصہ حاصل کر لیتا ہے۔

سُئِلَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلَيْنِ كَانَ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَحَدُهُمَا كَانَ عَالِماً يُصَلِّی الْمَكْتُوْبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ يُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَالْاٰخَرُ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ اَيُّهُمَا اَفْضَلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَضْلُ الْعَالِمِ الَّذِیْ يُصَلِّی الْمَكْتُوْبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ يُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ عَلَى الْعَابِدِالَّذِیْ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ كَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَا كُمْ۔

ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ سے بنی اسرائیل کے دو انسانوں کے بارے میں پوچھا گیا۔ ان میں سے ایک عالم تھا جو فرض نماز ادا کرتا اور پھر لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دینے بیٹھ جاتا اور دوسرا وہ تھا جو دن کو روزہ رکھتا اور رات بھر قیام کرتا۔ ان دونوں میں سے افضل کون ہے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو فرض پڑھ کر لوگوں کو خیر کی تعلیم دیتا ہے اس کی فضیلت اس عابد لیل ونہار پر ایسے ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے کسی ادنیٰ انسان پر ہے۔

عَنْ مَعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يُرِدِاللّٰهُ بِهٖ خَيْراً يُفَقِّهْهُ فِیْ الدِّيْنِ وَ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِیْ وَلَنْ يَزَالَ اَمْرُهٰذِهِ الْاُمَّةَ مُسْتَقِيْماً حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ۔ (متفق علیه)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کے لئے بھلائی کا ارادہ فرمالیتے ہیں اسے دین کا فہم عطا کردیتے ہیں اور میں تو (علم) کا بانٹنے والا ہوں اصل عطا کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے اور اس امت کا معاملہ سیدھا ہی رہے گا قیامت کے برپا ہونے تک۔

مَنْ دَلَّ عَلٰی خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ (مسلم)

جس نے کسی کو نیکی کی طرف راہنمائی کی اُسے نیکی کرنیوالے کے برابر ثواب ملے گا۔

فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِیَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلاً وَّاحِداً خَيْرٌ لَّكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمْ (مسند احمد)

بخدا اگر اللہ تعالیٰ تیرے ذریعے ایک انسان کو بھی ہدایت نصیب فرمادے تو وہ تیرے لئے سرخ نسل کے اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَنْ يَّتَعَلَّمَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ عِلْماً ثُمَّ يُعَلِّمُهٗ اَخَاهُ الْمُسْلِمُ (سنن ابن ماجه)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا صدقوں میں سے بہترین صدقہ یہ ہے کہ

بندہ مسلم علم حاصل کرے اور پھر دوسرے مسلمان بھائی کو سکھائے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ لَا حَسَدَ اِلَّا فِیْ اِثْنَيْنِ رَجُلاً اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالاً فَسَلَّطَهٗ عَلٰی هَلَكَتِهٖ فِی الْحَقِّ وَرَجُلاً اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِیْ بِهَا وَ يُعَلِّمُهَا۔ (متفق علیه)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ حسد (یعنی رشک) صرف دو آدمیوں کے بارے میں ہو سکتا ہے ایک وہ جسے اللہ نے مال دیا ہو اور وہ حقوق کی ادائیگی میں اسے خرچ کر رہا ہو اور دوسرے جسے اللہ نے حکمت (یعنی علم) دیا ہو اور وہ اس کی روشنی میں فیصلے بھی کرتا ہو اور دوسروں کو بھی علم سکھاتا ہو۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلاً مِمَّنْ دَعَاۤ اِلَی اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحاً وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (سورة حم السجدة)

عَنْ أبی هريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللّٰه ﷺ من دَعَا اِلٰی هُدًی كان له مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذالك مِنْ اُمُوْرِهِمْ شَيْئاً۔ الی آخر الحديث

امام مسلمؒ نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ نبیؐ نے فرمایا "جس نے ہدایت کی طرف کسی کو بلایا تو اسے ہدایت پر عمل کرنے کے برابر اجر ملے گا۔ بغیر اس کے کہ عمل کرنے والوں کے اجر میں کمی ہو۔" الی آخر الحدیث

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ اَهْلِيْنَ مِنَ النَّاسِ قَالُوْا مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَهْلُ الْقُرْاٰنِ هُمْ اَهْلُ اللّٰهِ وَخَاصَّتُهٗ (رواه النسائی و ابن ماجه والحاكم و احمد)

حضرت انسؓ نے حضور ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے لوگوں میں سے بعض لوگ خاص گھر کے لوگ ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ وہ کون لوگ ہیں فرمایا کہ قرآن شریف والے کہ وہ اللہ کے اہل ہیں اور خواص۔

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَلْقُرْاٰنُ شَافِعٌ مُّشَفَّعٌ وَّ مَاحِلٌ مُّصَدَّقٌ مَنْ جَعَلَهٗ اَمَامَهٗ قَادَهٗ اِلَی الْجَنَّةِ وَمَنْ جَعَلَهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ سَاقَهٗ اِلَی النَّارِ (رواه ابن حبان)

حضرت جابرؓ نے حضور ﷺ سے نقل کیا ہے کہ قرآن پاک ایسا شفیع ہے جس کی شفاعت قبول کی گئی اور ایسا باعظمت ہے کہ جس کی عظمت مانی جائے، جس شخص نے قرآن کو اپنا امام بنایا تو

وہ اسے جنت تک لے جائے گا اور جو اس کو پس پشت ڈال دے اس کو جہنم میں گرا دیتا ہے۔

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے علم کی عظمت واضح ہوتی ہے ویسے تو ہر مسلمان پر علم کا حاصل کرنا فرض ہے۔ مگر تنظیم کے رفقاء اور خاص طور پر ایسے ساتھی جو درس و تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں انہیں اپنی علمی استعداد کو اور زیادہ بڑھانا چاہیے۔

اخلاص نیت

قرآن و حدیث کا علم حاصل کرنے اور پھر اسے لوگوں تک پہنچانے کے ضمن میں سب سے پہلی بات جو پیش نظر رہنی چاہیے وہ اخلاص نیت ہے یعنی یہ محنت و تگ و دو کس لئے کی جا رہی ہے۔

جیسا کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات (متفق علیه)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا یُبْعَثُ النَّاسُ عَلٰی نِیَّاتِهِمْ (الترغیب للمنذری) (بحواله ابن ماجه)

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگ قیامت کے دن صرف اپنی نیتوں پر اٹھائے جائیں گے۔

اُس شہید، عالم اور سخی کا معاملہ بھی سامنے رہنا چاہیے جنہوں نے بظاہر اعلیٰ مقام حاصل کیے مگر اپنی نیتوں کی خرابی اور لوگوں کی نظروں میں بڑا بننے کی خواہش نے ان کی آخرت برباد کر دی۔

ایسے ہی ایک دوسری حدیث مبارکہ میں ارشاد ہوا۔

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ عِلْماً فَبَخِلَ بِهٖ عَنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَخَذَ عَلَیْهِ طَمَعاً وَّ شَرٰی بِهٖ ثَمَناً فَذٰلِكَ یُلْجَمُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ وَیُنَادِیْ مُنَادٍ هٰذَا الَّذِیْ اٰتَاهُ اللّٰهُ عِلْماً فَبَخِلَ بِهٖ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَخَذَ عَلَیْهِ طَمَعاً وَّ اشْتَرٰی بِهٖ ثَمَناً وَّ كَذٰلِكَ حَتّٰی یَفْرُغَ الْحِسَابُ (الترغیب و الترهیب)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کا علم بخشا اور اس نے اللہ کے بندوں کو دین کا علم سکھانے میں بخل سے کام لیا اور سکھایا تو اس پر مال وصول کیا اور اپنی دنیا بنائی تو ایسے شخص کو قیامت کے دن آگ کی لگام پہنائی جائے گی اور ایک اعلان کرنے والا (فرشتہ) اعلان کرے گا کہ یہ وہ شخص ہے جس کو اللہ نے اپنے دین کا علم بخشا تھا لیکن اس نے دین بتانے میں بخل کیا اور جنہیں سکھایا ان

سے مال وصول کیا اور اپنی دنیا بنائی یہ فرشتہ برابر اسی طرح محشر میں حساب کتاب ختم ہونے تک اعلان کرتا رہے گا۔

لہٰذا ہر دم اپنے باطن میں جھانک کر دیکھتے رہنے کی ضرورت ہے کہ کہیں ہمارا نفس اور شیطان ہمیں غلط راستے پر تو نہیں ڈال رہا۔ کیا واقعتاً ہماری ساری محنت اللہ ہی کے لئے ہے کہیں نبیؐ کے فرمان جو ترمذی شریف میں وارد ہوا ہے اس کی زد میں تو نہیں آ رہے۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْ لُ اللّٰهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِیُجَارِیَ بِهِ الْعُلَمَآءَ اَوْلِیُمَارِیَ بِهٖ السُّفَهَاءَ اَوْیَصْرِفُ بِهٖ وُجُوْهَ النَّاسِ اِلَیْهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ۔ (ترمذی)

حضرت کعب بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس نظریہ سے علم حاصل کرے کہ علماء میں فخر کروں یا لاعلموں پر دھونس جماؤں یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کروں تو اللہ تعالیٰ ایسے عالم کو دوزخ میں داخل کریں گے۔

حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ وہ ایک دن گھر سے نکل کر مسجد نبویؐ پہنچے، وہاں دیکھا کہ معاذ بن جبلؓ حضورؐ کی قبر کے قریب بیٹھے رو رہے تھے پوچھا کیوں رو رہے ہو؟ معاذ بن جبلؓ نے کہا ایک بات میں نے نبیؐ سے سنی تھی وہی بات مجھے رلا رہی ہے۔

آپؐ نے فرمایا تھا اِنَّ یَسِیْرَ الرِّیَآءِ شِرْكٌ (مشکوة) تھوڑی سی ریا بھی شرک ہے۔

اگر نیتوں میں اخلاص پیدا کر لیا جائے تو یقیناً اس کا بے بہا ثمر ہے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّهٗ قَالَ حِیْنَ بُعِثْتُ اِلَی الْیَمَنِ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصِنِیْ قَالَ اَخْلِصْ دِیْنَكَ یَكْفِكَ الْعَمَلُ الْقَلِیْلُ (الحاکم)

حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ آپؐ جس وقت مجھے یمن کے علاقے میں بھیج رہے تھے میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔

آپ نے فرمایا! ''اپنی نیت کو ہر کھوٹ سے پاک رکھو جو عمل کرو صرف اللہ کی خوشنودی کے لئے کرو......تو تھوڑا عمل بھی تمہاری نجات کے لئے کافی ہوگا۔

مقصد حصول علم

نیت کی اصلاح اور اس میں اخلاص پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ اس پہلو پر بھی توجہ رہے کہ علم کا

حصول اور اس کا پھیلانا کس مقصد کے لئے ہے؟ آیا صرف وعظ ونصیحت اور لوگوں کی انفرادی زندگیوں میں تبدیلی مقصود ہے یا اللہ کے دین کو قائم ونافذ اور اسلام کو زندہ کرنے کا جذبہ موجزن ہے۔

قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْ (یوسف:۱۰۸)

قُلْ یٰٓاَهْلَ الْکِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰی شَیْءٍ حَتّٰی تُقِیْمُوا التَّوْرٰةَ وَالْاِنْجِیْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ (المائدہ:۶۸)

لَوْ لَا یَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِیُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَکْلِهِمُ السُّحْتَ ط لَبِئْسَ مَا کَانُوْا یَصْنَعُوْنَ ۝

عَنْ حَسَنٍ بَصَرِیّ رَحِمَهُ اللّٰهُ مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ یَطْلِبُ الْعِلْمَ لِیُحْیِیَ بِهِ الْاِسْلَامَ فَبَیْنَهٗ وَ بَیْنَ النَّبِیّیْنَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِی الْجَنَّةِ ۔ (رواہ دارمی)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اس غرض سے علم حاصل کر رہا ہو کہ اس سے دین اسلام کو زندہ رکھوں گا اور اسی دوران اسے موت آ جائے تو جنت میں اس کے اور انبیاء کرام کے درمیان صرف ایک درجہ کا فرق ہوگا۔

تنظیم اسلامی کی تاسیسی قرارداد کی توضیح میں محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے نزدیک اس وقت کرنے کا اہم کام یہ ہے کہ ایک طرف ادیانِ باطلہ کے مزعومہ عقائد کا مؤثر ومدلل ابطال کیا جائے اور دوسری طرف مغربی فلسفہ وفکر اور اس کے لائے ہوئے زندقہ والحاد اور مادہ پرستی کے سیلاب کا رخ موڑنے کی کوشش کی جائے اور حکمت قرآنی کی روشنی میں ایک ایسی زبردست جوابی علمی تحریک برپا کی جائے جو توحید، معاد اور رسالت کے بنیادی حقائق کی حقانیت کو بھی مبرہن کر دے اور انسانی زندگی کے لئے دین کی رہنمائی وہدایت کو بھی مدلل ومفصل واضح کر دے۔ ہمارے نزدیک اسلام کے حلقے میں نئی اقوام کا داخلہ اور جسد دین میں نئے خون کی پیدائش ہی نہیں خود اسلام کے موجود الوقت حلقہ بگوشوں میں حرارتِ ایمانی کی تازگی اور دین وشریعت کی علمی پابندی اسی کام کے ایک مؤثر حد تک تکمیل پذیر ہونے پر موقوف ہے۔ اس لئے کہ دورِ جدید کے گمراہ کن افکار ونظریات کے سیلاب میں خود مسلمانوں کے ذہین اور تعلیم یافتہ طبقے کی ایک بڑی تعداد اس طرح بہہ نکلی ہے کہ ان کا ایمان بالکل بے جان اور دین سے ان کا تعلق محض برائے نام رہ گیا ہے اور اسی بناء پر دین میں نت نئے فتنے اٹھ رہے ہیں اور ضلالت وگمراہی نت نئی صورتوں میں ظہور پذیر ہو رہی ہے۔

اس سلسلے میں انفرادی کوشش تو اب بھی جیسی کچھ بھی عملاً ممکن ہیں جاری ہیں اور آئندہ بھی جاری رہیں گی، ضرورت اس کی داعی ہے کہ جیسے بھی ممکن ہو وسائل فراہم کئے جائیں اور ایک ایسے باقاعدہ ادارے کا قیام عمل میں لایا جائے جو حکمت قرآنی اور علم دینی کی نشر واشاعت کا کام بھی کرے اور ایسے نوجوانوں کی تعلیم وتربیت کا بھی مناسب اور مؤثر بندوبست کرے جو عربی زبان، قرآن حکیم اور شریعت اسلامی کا گہرا علم حاصل کر کے اسلامی اعتقادات کی حقانیت کو بھی ثابت کریں اور انسانی زندگی کے مختلف شعبوں کے لئے جو ہدایات اسلام نے دی ہیں انہیں بھی ایسے انداز میں پیش کریں جو موجودہ اذہان کو اپیل کر سکے۔

مولانا مودودیؒ لکھتے ہیں کہ موجودہ حالات میں محض عیسائی مشنریوں کے ڈھنگ پر اسلام کی تبلیغ کر دینا لا حاصل ہے عقائد کی اصلاح کے لئے ایک رسالہ نہیں ہزاروں رسالے اگر لاکھوں کی تعداد میں بھی شائع کر دیئے جائیں تو یہ حالات روبراہ نہیں ہو سکتے۔ محض زبان اور قلم سے اسلام کی خوبیوں کو بیان کر دینے سے کیا فائدہ؟ ضرورت تو اس کی ہے کہ ان خوبیوں کو واقعات کی دنیا میں سامنے لایا جائے۔ محض یہ کہہ دینے سے کہ اسلام کے اصولوں میں زندگی کے مسائل کا حل موجود ہے، سارے مسائل خود بخود حل نہیں ہو جائیں گے۔ اسلام میں بالقوہ جو کچھ موجود ہے اس کو بالفعل بنانے کی ضرورت ہے۔ یہ دنیا کشمکش اور جدوجہد کی دنیا ہے۔ اس کی رفتار محض باتوں سے نہیں بدلی جا سکتی۔ اس کو بدلنے کے لئے انقلاب انگریز جہاد کی ضرورت ہے۔ اگر اشتراکی اپنے غلط اصولوں کو لے کر نصف صدی سے زیادہ دنیا کے بڑے حصہ پر اثر واقتدار قائم کر سکتے ہیں اگر فاشیت اپنے غیر معتدل طریقوں کو لے کر دنیا پر اپنی دھاک بٹھا سکتی ہے اگر گاندھی کی اہنسا ایک غیر فطری چیز ہونے کے باوجود محض جدوجہد کے بل پر فروغ پا سکتی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ مسلمان جن کے پاس حق اور عدل کے غیر فانی اصول ہیں ایک مرتبہ پھر دنیا میں اپنا سکہ نہ جما سکیں۔ مگر یہ سکہ نرے وعظ وتلقین سے نہیں جم سکتا۔

حضور ﷺ کا مقصد بعثت وہی تھا جو دیگر انبیاءؑ کا تھا اور جس کی نشاندہی خود باری تعالیٰ نے اپنی کتاب مبین میں کی ہے۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَیِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْکِتٰبَ وَالْمِیْزَانَ لِیَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ

''ہم نے پیغمبروں کو واضح دلائل معجزات اور کتاب ومیزان دے کر بھیجا تاکہ وہ لوگوں میں نظام عدل قائم کرے'' اور اسی طرح ایک دوسرے مقام پر حضور ﷺ کے بعثت کا نصب العین واضح

کرتے ہوئے فرمایا۔

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ

''اللہ ہی نے اپنے پیغمبر کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیج دیا تاکہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب کرے۔''اوراسی طرح ایک اور مقام پرفرمایا گیا

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ(النحل:۳۶)

''اور ہم نے ہر امت میں ایک رسول اس دعوت دینے کے لئے بھیجا کہ اللہ کی بندگی کرو اور طاغوت کی بندگی سے بچو۔''

درحقیت حضورؐ کے پیش نظر جہاں اعتقادی اور اخلاقی انقلاب تھا وہاں پوری اہمیت کے ساتھ سیاسی انقلاب بھی تھا جہاں فرد کی اصلاح مطلوب تھی وہاں تمدن کی درستی بھی مقصود تھی۔حضورؐ نے انسان کوایک اجتماعی حیثیت سے سامنے رکھا ہے۔حضورؐ نے نیکی کی دعوت دی اس کی تعلیم دی نیکی کے غلبے کے لئے جدوجہد کی اور نیکی کا ایک مکمل نظام قائم کردیا جس سے زندگی کے تمام پہلوؤں میں ہم آہنگی پیدا ہوئی جسے دیکھ کر بےاختیار زبان پر یہ ورد آنے لگتا ہے کہ

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

''یعنی تمام انبیاء کی جملہ معجزات اورخوبیاں اکیلے حضورؐ میں موجود ہیں۔''

محسن انسانیت کی مقدس تحریک نے انقلاب لاکر جونظام زندگی قائم کیا تھا اس کی امتیازی شان یہ تھی کہ اساسی کلمہ ''لا الہ الااللہ محمد الرسول اللہ'' کی روح زندگی کے تمام شعبوں میں یکساں سرایت کیے ہوئے تھی۔ یہ ایسا نظام تھا جس میں پوری انسانی زندگی ایک ہی خدائی ضابطہ ہدایت کے تحت تھی۔اور چار مختلف دائروں میں مختلف اقتدار اور ضابطے نہیں چلتے تھے بلکہ انسانی زندگی میں انقلاب کی روح کارفرما تھی اور ہر طرف یہ صدا اٹھتی تھی کہ

پیش فرعونان بگو حرف کلیم
تاکند ضرب تو دریا رادو نیم

''یعنی زمانے کے فرعون کے سامنے موسیٰؑ کی طرح کلمہ انقلاب کہنا ضروری ہے تاکہ عصا کے وار سے سمندر میں بھی راستے پیدا ہوں۔''

حضورؐ نے جو انقلاب برپا کیا اس کی روح تشدد کی روح نہیں تھی بلکہ محبت وخیرخواہی کی روح تھی۔حضورؐ انسانیت کے لئے حد درجہ رحم دل تھے اور انسانیت کے ساتھ گہری محبت رکھتے تھے۔حضورؐ کی اس کیفیت کوشاعر مشرق یوں بیان فرماتا ہے کہ

کاروبارِ خسروی یا راہبری
کیا ہے آخر غایتِ دین نبی

دین کا صحیح فہم حاصل کرنے اور دین کی حکمتوں کو سمجھنے کی برابر کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا''اللہ جس شخص کو خیر سے نوازنا چاہتا ہے، اُسے اپنے دین کا صحیح فہم اور گہری سوجھ بوجھ عطا فرماتا ہے''(بخاری،مسلم)

حقیقت یہ ہے کہ دین کا صحیح فہم اوردین کی حکمت ہی تمام بھلائیوں کا سرچشمہ ہے اور جوشخص اس خیر سے محروم ہے وہ دونوں جہاں کی سعادتوں سے محروم ہے۔نہ اس کی زندگی میں توازن اور یکسانیت پیدا ہوسکتی ہے اور نہ وہ زندگی کے ہر میدان میں دین کی صحیح نمائندگی کرسکتا ہے۔

اصلاح نیت اخلاص اور اپنے مشن کے فہم وادراک کی نعمتوں کے ہوتے ہوئے بھی ایک بات جومحنت کوضائع اور برباد کرنے والی ہے وہ ہے قول وفعل علم وعمل کردار وگفتار میں تضاد یا دوعملی۔

مطابقت علم وعمل

دین حق کے داعی کا امتیاز یہ ہے کہ وہ اپنی دعوت کا سچا نمونہ ہوتا ہے،جن حقیقتوں کو قبول کرنے میں وہ دنیا کی بھلائی دیکھتا ہے اُس کا سب سے زیادہ حریص ہوتا ہے، پیغمبر جب قوم کے سامنے دعوت دینے اٹھے تو انہوں نے اعلان کیا انا **اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ** میں خود سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

مبارک باد کے مستحق ہیں وہ حضرات جنہوں نے قرآن حکیم کی تعلیمات کے مطابق اپنے عمل کو ڈھال لیا،ان کا اجر صحابہؓ کے اجر کے مطابق یا اُن سے بھی بڑھ کر ہوگا۔اور یہی کتاب ہدایت انہیں جنت تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گی۔

سَئَلَ اَصْحٰبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ هَلْ مِنْ قَوْمٍ اَعْظَمُ مِنَّا اَجْرًا اٰمَنَّا بِكَ وَاتَّبَعْنَاكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَلْ قُوْمٌ یَأْتُوْنَ مِنْ بَعْدِ کُمْ یَأْتِیْهِمْ کِتَابُ اللّٰهِ بَیْنَ اللَّوْحَیْنِ فَیُؤْمِنُوْنَ بِیْ وَیَعْمَلُوْنَ بِمَا فِیْهِ اُوْلٰئِكَ اَعْظَمُ مِنْکُمْ اَجْرًا ۔(بخاری فی تاریخه)

ایک مرتبہ اصحاب رسول ﷺ نے سوال کیا کہ کیا کوئی لوگ ہم سے بھی اجر میں زیادہ ہونگے کیونکہ ہم وہ ہیں کہ آپؐ پر ایمان لائے ہیں اور آپؐ کا ساتھ دیا ہے۔اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ لوگ جو تمہارے بعد آئیں گے ان کو اللہ کی کتاب دوگتوں کے درمیان ملے گی۔ وہ اس کتاب کی بنیاد پر مجھ پر ایمان لائیں گے اوراس کی تعلیم کے مطابق عمل کریں گےتو وہ لوگ تم سے اجر میں زیادہ ہوں گے۔

امام مالکؒ فرماتے ہیں۔

لَيۡسَ الۡعِلۡمَ بِكَثۡرَةِ الرِّوَايَاتِ وَلٰكِنَّهٗ نُوۡرٌ يَجۡعَلَهُ اللّٰهُ فِى الۡقُلُوۡبِ

علم کثرت روایات کا نام نہیں بلکہ وہ ایک نور ہے جس کو اللہ تعالیٰ دلوں میں ڈال دیتا ہے۔

پھر اس کی علامت بیان فرماتے ہیں۔

وَلٰكِنۡ عَلَيۡهِ عَلَامَةٌ ظَاهِرَةٌ وَهُوَ التَّجَافِى عَنۡ دَارِ الۡغُرُوۡرِ وَالۡاِنَابَةُ اِلٰى دَارِ الۡخُلۡدِ

اس کی ایک کھلی علامت دنیا سے بیگانگی اور آخرت کی طرف توجہ ہے۔

اس لئے ایک مدرس اور مقرر کو ہر دم اپنی شخصیت کا جائزہ لینے کی اشد ضرورت ہے۔ جو لوگ اپنی تربیت اور اصلاح سے غافل ہو کر دوسروں کی اصلاح و تربیت کی باتیں کرتے ہیں وہ معاملہ ایسا ہے کہ اپنا گھر جلتا دیکھ کر بے فکر ہیں، اور پانی کی بالٹیاں لئے تلاش کر رہے ہیں کہ کسی کے گھر آگ لگی مل جائے تو اُس کو بجھا دیں۔

اس قول کو بھی مدنظر رکھنا چاہئے **اُوۡصِيۡكُمۡ وَنَفۡسِى بِتَقۡوَى اللّٰه**

یہ ذہن میں رہے کہ دوسروں کو ہدایت کی طرف گامزن کرنے سے پہلے سب سے زیادہ میں خود ہدایت کا محتاج ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے ایک شخص نے کہا حضرت میں چاہتا ہوں کہ لوگوں کو نیکی کا حکم دوں۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کیا تم اس مقام کو پہنچ چکے ہو کہ مبلغ بنو۔ اس نے کہا توقع ہے۔ آپؓ نے فرمایا اگر تمہیں یہ اندیشہ نہ ہو کہ قرآن پاک کی تین آیتیں تمہیں رسوا کر دیں گی، تو شوق سے تبلیغ دین کا کام کرو۔ وہ شخص بولا، حضرت وہ کون سی آیات ہیں، آپؓ نے فرمایا۔

1- ﴿ **اَتَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ بِالۡبِرِّ وَتَنۡسَوۡنَ اَنۡفُسَكُمۡ وَاَنۡتُمۡ تَتۡلُوۡنَ الۡكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ** ﴾ (البقرہ:۴۴)

2- ﴿**لِمَ تَقُوۡلُوۡنَ مَالَا تَفۡعَلُوۡنَ**﴾ (الصف:۲)

3- ﴿**وَمَاۤ اُرِيۡدُ اَنۡ اُخَالِفَكُمۡ اِلٰى مَاۤ اَنۡهٰكُمۡ عَنۡهُ**﴾ (ھود:۸۸)

بتاؤ تم نے ان آیات پر بخوبی عمل کر لیا ہے، وہ شخص بولا نہیں۔ تو پھر حضرت نے فرمایا۔ جاؤ پہلے اپنے کو نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو۔

نبیؐ نے اس مقرر اور مدرس کیلئے تباہی کی وعید سنائی ہے جو صرف اپنی فصاحت و بلاغت اور

علمیت کا رعب جھاڑتے رہتے ہیں۔

اَنَّ النبی ﷺ قَالَ هَلَكَ الۡمُتَنَطِّعُوۡنَ قَالَهَا ثَلَاثًا (مسلم ابن مسعودؓ)

فصاحت لسانی کا تکلفاً مظاہرہ کرنے والے تباہ ہو جائیں، یہ بات آپؐ نے تین مرتبہ دہرائی۔

کسی شاعر نے اسی دوعملی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے

يَا وَاعِظَ النَّاسِ قد اَصۡبَحۡتَ مُتَّهِماً
اِذَا عِبۡتَ مِنۡهُمۡ اُمُوۡرًا اَنۡتَ تَاتِيۡهَا
اَصۡبَحۡتَ تَنۡصَحُهُمۡ بِالۡوَعۡظِ مجتهدأ
والۡمُوۡبِعَاتُ لعمرى اَنۡتَ جَانِيۡهَا
تَعِيۡبُ دُنۡيَا وَ نَاساً رَاغِبِيۡنَ لَهَا
وَاَنۡتَ اكۡثَرُا النَّاسِ رَغۡبَةً فِيۡهَا

اے واعظ شعلہ بیان! تو لوگوں کو بُرا بھلا کہہ رہا ہے، حالانکہ ان اُمور کا ارتکاب کر کے تو نے خود اپنا دامن رنگین کر لیا ہے۔

تو انہیں وعظ و نصیحت کے جام پلاتا ہے، حالانکہ بخدا اس جرم کا ارتکاب کر رہا ہے۔

جو عوام کو بُرا بھلا کہہ رہا ہے کہ وہ دنیا کی طرف مائل ہوئے جا رہے ہیں، تیرا حال یہ ہے کہ عوام سے زیادہ دنیا سے دلچسپی رکھتا ہے۔

ابن سماکؒ فرماتے ہیں

کتنے ہی اللہ کو یاد کرنے والے نسیان اور غفلت کا شکار ہوئے ہیں، کتنے ہی خوف خدا سے معمور دل اللہ کے خلاف جری اور بیباک ہوتے ہیں اور کتنے ہی مقرب اور لو لگانے والے اللہ سے درحقیقت دور ہوتے ہیں۔

کتنے ہی اللہ کی طرف دعوت دینے والے دراصل اس سے متنفر کر رہے ہوتے ہیں اور کتنے ہی آیات الٰہی کی تلاوت کرنے والے ان سے راہِ فرار اختیار کر رہے ہوتے ہیں۔

بقول بہادر شاہ ظفر

نہ تھی حال کی جب تک اپنی خبر — رہے دیکھتے اوروں کے عیب و ہنر
پڑی اپنی برائیوں پر جب نظر — تو نگاہ میں کوئی بُرا نہ رہا

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ علماء تین قسم کے ہوتے ہیں، ایک عالم وہ ہوتا ہے جو اپنے علم سے خود فائدہ اٹھاتا ہے اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔ دوسرا (عالم) وہ ہے جو اس علم سے دوسروں کو تو فائدہ پہنچاتا ہے، لیکن اپنے آپ کو ہلاکت کے لئے چھوڑ دیتا ہے' اور تیسرا عالم وہ ہے جو اپنے علم سے فائدہ اٹھاتا ہے اور دوسروں کو مستفید ہونے کا موقع نہیں دیتا۔

اس لئے داعیان دین کو چاہئے کہ جس معاشرہ میں رہتے بستے ہیں اس کے سامنے اسوہ حسنہ پیش کریں، ان کی زندگی میں اس پیغام اور نصب العین کے آثار نمایاں ہوں جس کی طرف وہ عوام کو دعوت دے رہے ہیں اور ان تمام اقدامات اور کاموں میں ان اصولوں کی جھلک نظر آتی ہو جن کے وہ علمبردار ہیں۔

اس طرح ان کے ارد گرد رہنے والے لوگ اس دین کے متحرک وجود کا احساس کر سکیں گے اور دعوت و تبلیغ کے میدان میں اس کا زبردست اثر ہوگا۔

اگر ہم اپنے کردار کو اپنی گفتار کے مطابق ڈھالنے میں کامیاب ہو جائیں تو یہ بہت بڑی سعادت اور دنیا و آخرت کی کامیابی کا ذریعہ ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

﴿وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ (حم السجدہ:۳۳)

علم و عمل کے اس اعلیٰ مقام پر پہنچ کر اور اللہ سے تقرب حاصل کر کے بھی شیطان اور نفس کی چال بازیوں سے اپنے آپ کو محفوظ و مامون نہیں سمجھنا چاہئے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اگلی آیت میں واضح فرمایا ہے۔

﴿وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ط اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾
(حم السجدہ:۳۶)

ہمارے سامنے بلعم بن بعورہ کی مثال موجود ہے جسے اللہ نے اپنی آیات کی معرفت عطا کی تھی جس کا عمل اُس کے علم کے مطابق تھا اور اللہ تعالیٰ اُسے اور بلند مقامات سے نوازنا چاہتے تھے، مگر ایک مرحلے پر نفس اور شیطان کے دھوکے میں آ گیا، اور ایک عورت پر فریفتہ ہوا اور دنیاوی لذت کے حصول میں اُس اعلیٰ مقام سے نیچے گر گیا جہاں وہ کتاب الٰہی کی علم و معرفت سے پہنچا تھا۔

﴿وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا﴾ (الاعراف:۱۷۵)

اُن مہلکات کی طرف بھی توجہ رہنی چاہئے جس سے اعمال ضائع ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔

عَنْ سُفْيَانَؓ اَنَّ عُمَرَؓ قَالَ لِكَعْبٍؓ مَنْ اَرْبَابُ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ بِمَا يَعْلَمُوْنَ قَالَ فَمَا اَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوْبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ الطَّمَعُ (سنن الدارمی)

حضرت سفیانؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے حضرت کعبؓ سے پوچھا کہ صاحب علم کون ہیں اس پر انہوں نے کہا کہ جو عمل کریں اس پر جو انہیں علم ہے حضرت عمرؓ نے کہا، علماء کے دل سے کونسی چیز علم کو نکال دیتی ہے تو انہوں نے فرمایا لالچ۔

یہ لالچ کبھی حب جاہ، حب مال، حب شہرت کی شکل اختیار کرتا ہے۔ کبھی نفس خود نمائی کی طرف اکساتا ہے۔

اللہ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں نبیؐ کے اس فرمان کے مطابق زندگی ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے جس میں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے اور سمع وطاعت کی زندگی اختیار کرنے کی نصیحت کی گئی ہے۔

عَنْ أَبِى نَجِيحِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَؓ عَنْهُ قَالَ وَعَظَنَا رسول اللّٰهِ ﷺ مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ، فَقُلْنَا، يَا رسولَ اللّٰهِ كَاَنَّهَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا قَالَ "اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَالسَّمْعِ والطَّاعَةِ وَاِنْ تَاَمَّرَ عَلَيْكُمْ عَبْداً (حبشی) وَاِنَّهٗ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيُرٰى اخْتِلَافاً كثيراً فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِىْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّواجِذِ، وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُور فِاِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ (ابو داؤد)

حضرت العرباض بن ساریہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ نے ہمیں بہت ہی بلیغ وعظ فرمایا اس سے دل دہل گئے اور آنکھیں بہہ نکلیں، صحابہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول یہ تو گویا جانے والے کی آخری نصیحت ہے۔ ہمیں کچھ وصیت فرما دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا "میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں، اور (اپنے امراء کے حکم کو) سننے اور اطاعت کرنے کی تاکید کرتا ہوں۔ اگر چہ تم پر کوئی حبشی غلام ہی امیر بنا دیا جائے پس تمہارے اوپر لازم ہے میرا طریقہ اختیار کرنا اور ہدایت یافتہ خلفاء کا اس پر جازم رہو اور نئے نئے طریقوں کو اختیار کرنے سے بچو کیونکہ دین کا نئی چیز ایجاد کرنا گمراہی ہے۔

حضور ﷺ کا اسلوب تعلیم

حضورؐ کے اسلوب تعلیم میں مخاطب کی ذہنی، روحانی، عملی کیفیت اور معیار کے مطابق گفتگو،

وعظ ونصیحت، دورانِ تعلیم اکتاہٹ سے بچنے کے لئے وقفہ مزاح اور ہلکی پھلکی گفتگو، سوالات کے ذریعہ مناسب تعلیمی فضا کا قیام، شوق، دلچسپی اور توجہ پیدا کرنے کے لئے چونکانے اور حیرت کرنے والا انداز، وعظ ونصیحت کے ساتھ عملی ترغیب، تعلیم میں آسانی، اپنائیت کے احساس کے پیش نظر ہر قبیلہ کے لہجہ اور مادری زبان میں تعلیم، بات ذہن نشین کروانے کے لئے ٹھہر ٹھہر کر اور بار بار دہرا کر گفتگو نمایاں ہیں۔

حضور اپنے معلمانہ کردار کی ادائیگی کرتے ہوئے تواضع اور انکسار کے خوگر، علمی غرور اور برتری، سختی اور تشدد سے دور رہے۔ قول وعمل کی ہم آہنگی کا مظاہرہ فرماتے۔ آنحضورؐ نے اپنے نظام تعلیم میں جدید انداز ہائے تعلیم وتربیت کو چودہ سو سال قبل اختیار فرمایا۔ نماز کے بارے میں صلوا کما رأیتمونی اصلی اور حج کے بارے میں خذو اعنی منا سککم فرما کر عملی تعلیم کا طریقہ اپنایا، ضرب الامثال اور نقشہ وعظ کے ذریعے بھی تعلیم فرمائی۔ اپنے طلبہ کے مختلف مشاغل میں شامل ہو کر معلم ومتعلم کی باہمی یگانگت کی ضرورت کا احساس دلایا۔

حضور ﷺ کے نظام تعلیم وتربیت میں مرکز ومحور کی حیثیت ''مسجد'' کو حاصل رہی۔ ہجرت کے بعد مدینہ اور اس کے قرب وجوار میں نو ایسی مساجد تھیں جہاں تعلیم کا سلسلہ جاری تھا۔ آپ ﷺ کے نصاب تعلیم میں ''قرآن مجید'' کو کلیدی حیثیت حاصل تھی۔ اس کی ترتیل، تجوید، تعلیم، تفسیر، تبیین، تشریح اور تبلیغ آنحضور ﷺ کی عظیم تعلیمی تحریک کے اہداف قرار پائے۔

آنحضور ﷺ کی حکمت تعلیم میں بنیادی حیثیت معلم کی شخصیت اور کردار کو حاصل تھی۔ یہ تصور عطا ہوا کہ معلم جس کردار، افکار ونظریات کا حامل ہوگا، ویسی ہی نسل پروان چڑھے گی۔ مکتب رسالت سے یہ ہدایت بھی حاصل ہوتی کہ معلم داروغہ ہے نہ جواب دار، اس کا کام فقط وضاحت، خیر خواہی اور مشنری جذبہ کے ساتھ بات کو پہنچا دینا ہے۔ زبردستی لوگوں کے قلب ونظر کو تبدیل کرنے کی کوشش کی بجائے اسے صبر واستقامت، تدریج اور حکمت کا راستہ اختیار کرنا چاہئے۔ اسے تعلیمی مراحل میں آسانیاں پیدا کرنے اور بشارتیں دینے والا ہونا چاہئے۔ اس کی ذمہ داری اسوہ رسولؐ کی روشنی میں یہ بھی ہے کہ وہ اپنے نصب العین اور ہدف کا تعین کرے، اسے ہر دم سامنے رکھے اور اس کے حصول کی راہ میں نہ تو کسی خوف کا شکار ہو، نہ کسی رکاوٹ اور مشکلات کی پرواہ کرے، نہ ستائش کی تمنا رکھے اور نہ اجر کی خواہش۔

تنظیم کے مدرسین/مقررین خطباء وغیرہ کا معیار (بحوالہ سرکلر نمبر 08/21)

تنظیم میں مدرسین/مقررین/خطباء وغیرہ کے لئے بنیادی معیارات کا اعادہ وتعین کیا گیا ہے۔ تنظیم اسلامی کے Platform سے صرف ایسے رفقاء تنظیم کو درس وخطاب کی اجازت ہوگی جو کہ درج ذیل شرائط پوری کریں گے۔

۱) قرآن مجید یا احادیث نبویہ ﷺ کا متن کیساتھ دورہ ترجمہ یا درس:

(i) قوائد ومخارج۔ تجوید کا ٹیسٹ (سماعت) کا پاس کرنا۔

(ii) بنیادی عربی گرائمر کا ٹیسٹ (تحریری) کا پاس کرنا۔

(iii) مدرسین تربیت گاہ میں گذشتہ 3 سال میں کم از کم ایک مرتبہ کل وقتی شرکت۔

اگر یہ شرائط پوری نہ ہو رہی ہوں تو پھر یہ حضرات اپنے خطابات/بیان میں قرآن مجید یا حدیث رسول ﷺ کا متن بیان کرنے سے گریز کریں اور صرف ترجمہ پر اکتفا کریں۔ اس ضمن میں قرآن آسان تحریک کا ترجمہ قرآن استعمال کیا جاسکتا ہے۔

ب) تربیتی نصاب برائے مطالعہ/سماعت:

☆ تفسیر قرآن کے ضمن میں چند اہم ہدایات...... (شائع کردہ تنظیم اسلامی)

☆ قرآن مجید کے نام پر اٹھنے والی تحریکات اور اُن کے بارے میں علماء کرام کے خدشات...... (ڈاکٹر اسرار احمدؒ، شائع کردہ تنظیم اسلامی)

☆ انبیاء ورُسل کا مقصد بعثت/واحد مطالبہ...... (رحمت اللہ بٹر، شائع کردہ تنظیم اسلامی)

☆ حدیث کی اہمیت اور ضرورت...... (خلیل الرحمٰن چشتی، شائع کردہ الفوز اکیڈمی)

☆ اصول الفقہ ...... (مولانا محمد عبید اللہ الاسعدی، شائع کردہ مجلس نشریات اسلام)

مسائل کے حلقے اور تنظیمی پالیسی کے برعکس/اختلافی موقف

(بحوالہ سرکلر نمبر 09/32 اور 09/32A)

مزید براں تنظیم کی طے شدہ پالیسی کے مطابق مدرس کیلئے ضروری ہے کہ وہ مسلکی اختلافات سے بالاتر ہو کر بات کرے۔ بعض جگہوں پر مدرسین نے ایسے حلقے قائم کر رکھے ہیں جن میں فقہی مسائل بیان کرتے ہوئے وہ کسی ایک مسلک یا فقہی موقف کو ترجیح دے دیتے ہیں۔ مرکزی عاملہ

کے مذکورہ بالا اجلاس میں امیر محترم نے فیصلہ فرمایا کہ چونکہ پاکستان میں بالفعل اہل سنت کے صرف دو ہی مکاتب فکر موجود ہیں، یعنی احناف اور اہل حدیث، لہٰذا جو لوگ ان دونوں مسالک کے موقف کا صحیح صحیح علم اور اسے بیان کرنے کی صلاحیت واستعداد رکھتے ہوں، ان کو مسائل کے حلقے قائم کرنے اور بیان کرنے کی اجازت ہے، بصورت دیگر ایسے حلقے قائم نہ کیئے جائیں۔ دورانِ درس یا دورہ ترجمہ قرآن بھی مسائل کے بارے میں دونوں مسالک (احناف اور اہلحدیث) کا موقف بیان کردیا جائے یا پھر صرف ترجمہ کر کے گزر جائیں۔ نیز مسائل پوچھنے والوں سے یہ کہا جائے کہ بہتر ہے کہ ان مسائل کے بارے میں اپنے مسالک کے علماء سے پوچھ لیں۔

بنیادی دینی مسائل کا تربیتی نصاب (بحوالہ سرکلر نمبر 09/27)

بنیادی دینی مسائل کے تربیتی نصاب کے حوالے سے غور کیا گیا۔ اس حوالے سے کچھ کتب تجویز کی گئیں۔ مرکزی عاملہ کے اجلاس منعقدہ 15 / اکتوبر 2009ء میں مشورہ کے بعد امیر محترم نے فیصلہ فرمایا کہ بنیادی دینی رہنمائی کے لئے درج ذیل کتب رفقائے تنظیم کے لئے مفید ہوں گی۔

(i) آداب زندگی......(ازمولانا محمد یوسف اصلاحی)

(ii) آسان فقہ ...... (ازمولانا محمد یوسف اصلاحی) (فقہ حنفی)

(iii) بلوغ المرام ...... (ازابوالفضل شہاب الدین احمد ابن حجر العسقلانی) (اہلحدیث) (پبلشرز مکتبہ قدوسیہ)

☆—☆—☆

مرکزی **انجمن خُدّامُ القرآن** لاہور

کے قیام کا مقصد

منبعِ ایمان ......اور...... سرچشمۂ یقین

قرآنِ حکیم

کے **علم وحکمت** کی

وسیع پیمانے......اور......اعلیٰ علمی سطح

پر تشہیر واشاعت ہے

تاکہ امتِ مسلمہ کے فہیم عناصر میں **تجدیدِ ایمان** کی ایک عمومی تحریک برپا ہوجائے

اور اس طرح

اسلام کی نشأۃِ ثانیہ -اور- غلبۂ دینِ حق کے دورِ ثانی

کی راہ ہموار ہوسکے

وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ

تنظیمِ اسلامی

مروجہ مفہوم کے اعتبار سے

نہ کوئی سیاسی جماعت نہ مذہبی فرقہ

بلکہ ایک اصولی

اسلامی انقلابی جماعت

ہے جو اولاً پاکستان اور بالآخر ساری دنیا میں

دینِ حق

یعنی اسلام کو غالب یا بالفاظِ دیگر

نظامِ خلافت

کو قائم کرنے کیلئے کوشاں ہے!

امیر: **حافظ عاکف سعید**